

شدائے

(گزشتہ سے پیوستہ)

امام زفر کے بعض شیوخ اور تلامذہ

زفر نے امام اعظم ابو حنیفہؒ سے فقہ حاصل کیا اور ان کی خدمت میں بیس برس سے زیادہ رہے کتاب مناقب کروری (۲-۱۰۷) میں امام زفر سے ہے میں امام ابو حنیفہؒ کے پاس بیس سال سے زیادہ رہا۔ میں نے ان سے لوگوں پر زیادہ شفیق اور خیر خواہ نہیں دیکھا۔ اور وہ اپنے کو اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتے تھے۔ عام دن مسائل میں مشغول رہتے تھے اور ان کو حل کرتے تھے۔ اور نوازل کے جواب دیتے تھے، جب مجلس سے اٹھتے تھے تو کسی بیمار کی طبع پرسی کرتے تھے۔ یا کسی جنازہ کے پیچھے جاتے تھے یا کسی فقیر کی غمخواری کرتے تھے یا کسی بھائی سے مواعلات یا اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔ اور جب رات ہوتی تھی تو تلاوت، عبادت اور نماز کے لئے خلوت کرتے تھے۔ وفات تک آپ کا یہ معمول رہا۔ پھر اچھلے شیخ وہ شیخ اور اچھلے تلمیذ وہ تلمیذ امام زفر نے حضرت امام ابو حنیفہ سے فقہ حاصل کیا اور اس کے ساتھ حدیث کی بھی اکثران سے روایت کرتے تھے۔

ابو سعید سمرانی نے اپنی کتاب انساب میں جعینی احمد بن بکر بن سیف کے تذکرہ کے تحت لکھا ہے: ثقہ ہے روایت کرتا ہے۔ ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی سے وہ زفر سے وہ ابو حنیفہ سے کتاب الآثار کی روایت کرتا ہے۔ اور اکثران کے غیر سے روایت کی ۱۵۰۔ حاکم نے (۱۶۴) اپنی کتاب (معرفۃ علوم الحدیث) میں لکھا ہے کہ زفر کے لئے حدیث میں دو نسخے ہیں ایک ابو وہب کی روایت اور دوسری شداد بن حکیم کی۔ اور حدیث میں زفر کی مرویات ان کی اسانید سے کتابوں میں بیان کی گئی ہیں جیسے ابو شیخ اور ابو نعیم کی اصہمان کی تاریخوں میں اور خطیب کی تاریخ وغیرہ ہیں۔

حدیث میں امام زفر کے شیوخ میں سے سلیمان بن ہمران الاعمش، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن اسحق صاحب المغازی، یحییٰ بن عبداللہ تیمی، اسماعیل بن ابی خالد، ایوب سختیانی، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی عروبہ اور دوسرے شیوخ حدیث شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء کے ذکر کرنے میں طوالت ہوتی ہے۔

امام زفر سے جن لوگوں نے روایت کی اور تلمذ حاصل کیا ان میں عبداللہ بن مبارک، شفیق بن ابراہیم محمد بن حسن، وکیع بن جراح، سفیان بن عیینہ، ابو علی عبد اللہ بن عبد الجبار البصری، البقی کے شاگردوں میں سے جو ان کی طرف نقل کر گئے اور محمد بن عبداللہ القاسمی، حضرت انس بن مالک کی اولاد میں سے اور ہلال بن یحییٰ جو کہ معروف ہیں۔ ہلال اللائی سے، حکم بن ایوب، شداد بن حکیم، نعمان بن عبد السلام، مالک بن قدیک، ابو عاصم النبیل الضحاک بن خالد، الحسن بن زیاد اللؤلؤی، ابو وہب محمد بن مزاحم المروزی، ابو نعیم الفضل بن دکیں، بشیر بن قاسم، سعید بن اوس، ابراہیم بن سلیمان حسان بن ابراہیم، مسلم بن ابراہیم، اکثم یحییٰ کے والد، حسن بن ولید، محمد بن اعین، عبداللہ بن ابی رزمہ، محمد بن وہب، عمر بن زجاج، عبداللہ بن داؤد، الخریبی، خالد بن حارث الحافظ، عبداللہ بن زیاد، اور علم کے حاملین جو کہ شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

امام طحاوی اور دولابی نے روایت کی۔ تحقیق ابو عاصم نبیل امام زفر کے پاس آتے جاتے تھے وہاں ایک دوسرا شخص جس کی کنیت ابو عاصم تھی سادہ لباس والے وہ بھی امام زفر کے پاس آتا جاتا تھا۔ پھر ابو عاصم ضحاک بن محمد امام زفر سے آنے کی اجازت مانگی۔ امام زفر کی لونڈی باہر آئی اور کہا کہ کون ہے اس نے کہا کہ میں ابو عاصم ہوں پھر وہ اپنے مولا کے پاس گئی اور کہا کہ ابو عاصم دروازہ پر کھڑا ہے۔ پوچھا ان دونوں میں وہ کون ہے اس نے کہا نبیل ہے پھر مجھے اجازت مل گئی میں اندر داخل ہوا تو مجھے امام زفر نے کہا اباعاصم لونڈی نے تجھے وہ لقب دیا ہے جو کبھی تجھ سے جدا نہ ہوگا تجھے نبیل کا لقب دیا ہے پھر یہ لقب میرے لئے لازم ہو گیا۔ ابن ابی العوام نے کہا مجھے یہ حدیث کی محمد بن احمد بن اشعث نے کہا سنائیں نے یزید بن سنان سے کہتے تھے سنائیں نے ابو عاصم سے اس کی طرح برابر کہتے ہوئے ۵۱۔

مناقب کردی میں ابن مبارک سے ہے کہ اس نے امام زفر سے سنا کہتے ہوئے، جب تک

ہمارے پاس اثر ہوگا تو ہم رٹے کو نہیں لیتے جب اثر آتا ہے تو ہم رٹے کو پھوڑ دیتے ہیں ۱۰۵۔
یحییٰ بن اکثم کے والد روایت ہے کہ میں نے دکیع کو دیکھا امام زفر کے پاس آتے جلتے ہوئے صبح کے
اوقات میں اور امام ابو یوسف کے پاس شام کے اوقات میں پھر امام ابو یوسف کو پھوڑ دیا پھر سارا
آنا جانا امام زفر کے پاس کر دیا کیونکہ وہ فارغ تھے اور وہ کہتے تھے (اللہ کے لئے تعریف ہے کہ اس
تجھ کو امام کا خلیفہ بنایا لیکن مجھ سے امام کی حسرت نہیں جاتی) فضل بن دکین سے روایت ہے کہ جب
امام (ابو حنیفہ) وفات پا گئے تو میں نے امام زفر کی صحبت اختیار کی کیونکہ وہ امام صاحب کے تلامذہ
میں سے زیادہ فقیہ اور زیادہ پرہیزگار تھے۔ حسین بن ولید کہتا ہے کہ زفر امام صاحب کے
تلامذہ میں سے زیادہ سخت اور نظر سن دقیق ہیں۔

امام زفر کے اقوال کا نمونہ اور مسائل کا جواب

ابن ابی العوام طحاوی سے وہ محمد بن حسن بن مواس سے وہ ابوبکر العطار سے وہ ابو عاصم نیل
سے اس نے کہا کہ امام زفر بن ہذیل نے فرمایا جو اپنے وقت سے پہلے بیٹھا وہ ذلیل ہوا۔ یعنی جس
نے اپنے لئے علم کے نشر کے لئے خاص مجلس بنائی اس سے پہلے کہ وہ علم میں کامل ہو تو امتحانی شواہد
اس کو رسوا بنائیں گے اور اس کا جہل مسائل کے ابو یہ میں خطاؤں سے کھل جائے گا اور
کئی نئے لوگ ہیں جن کو غرر لاقی ہوتا ہے پھر وہ اپنے لئے اپنے استاذ سے بے پرواہی
کا گمان کرتا ہے اور اپنے وقت سے پہلے علمی مجلس مستقل بناتا ہے پھر وہ اپنے رشتہ کی طرف
لوٹتا ہے اور اپنے شیخ کی ملازمت کی طرف لوٹتا ہے۔

اسی اسناد نے ابن مرداس کی طرف اس نے زید بن اعزم سے اور وہ ابو عاصم سے وہ
امام زفر سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک لونڈی ہزار درہم کے
مقابل اس شرط پر بیع کی کہ وہ تین دن کے درمیان پیسے نقد دے دیگا ورنہ دونوں کے درمیان
بیع نہ ہوگی۔ امام زفر نے فرمایا کہ یہ بیع فاسد ہے۔ ابن ابی العوام نے طحاوی سے روایت کی
اس نے ابو العباس اہلبی سے اس نے زید بن اعزم سے اس نے عبداللہ بن داؤد سے کہ میں
نے امام زفر بن ہذیل سے سوال کیا روٹی کے قرض کے متعلق، انھوں نے کہا وزن کے سوا جائز
نہیں ہے۔